ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
ڈپٹی ایڈیٹر غضنفر محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com
www.weeklymasaelquetta.com
جلد نمبر 23 | 22 جنوری تا 28 جنوری 2020ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر 4

انسانیت کی خدمت میرا نصب العین ہے

حکومت سماجی اور فلاحی اداروں کی سرپرستی کرے

میرے ادارے میں تعلیم کیساتھ ساتھ ان کی بہتر تربیت بھی کی جارہی ہے

غریب اور نادار بچوں کو مفت تعلیم کے علاوہ دیگر ضروریات بھی پوری کی جاتی ہیں

سماجی کارکن، سوشل ورکر و تعلیمی فکرمند محترمہ فوزیہ شہزاد کی ''ہفت روزہ مسائل کوئٹہ'' سے خصوصی بات چیت

بلاشبہ انسانیت کی بے لوث خدمت عظیم عبادت ہے اور یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اور پسندیدہ عمل ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میں انسانوں کے دلوں میں رہتا ہوں اور جس نے کسی ایک انسان کی خدمت کی گویا اس نے پوری انسانیت کی خدمت کی اور یہ عظیم عبادت یا عمل خوش نصیبوں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے حصہ میں آتی ہے انسانی تاریخ ہمیشہ ایسی ہستیوں اور شخصیت کو یاد رکھتی ہے جو اپنے آپ کو انسانیت کیلئے وقف کرتے ہیں ایسے لوگ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا اور مقصد صرف اور صرف انسانیت کی بے لوث خدمت ہوتی ہے بلاشبہ یہ عظیم عبادت اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔

سرزمین بلوچستان نے ایسے سپوتوں کو جنم دیا ہے جنہوں نے انسانیت کی بے غرض خدمت کیلئے خود کو نہ صرف وقف کیا ہے بلکہ اس کیلئے بیش بہا قربانی بھی دی ہے اس طرح کی عظیم انسانوں کی فہرست میں ایک معتبر نام صوبہ بلوچستان کی سوشل ورکر و تعلیمی فکرمند محترمہ فوزیہ شہزاد کا بھی ہے جنہوں نے اپنی زندگی غریب بچوں کو تعلیم دینے کیلئے وقف کردی۔ انہوں نے بنیادی تعلیم کوئٹہ سے حاصل کی اور انہوں نے اپنا 16 سالہ کیریئر یتیم اور غریب بچوں کو تعلیم دینے میں وقف کیا اور اپنی مدد آپ کے تحت اس وقت محترمہ فوزیہ شہزاد پریمیئر پبلک سکول چلارہی ہیں۔ ''ہفت روزہ مسائل کوئٹہ'' کی ٹیم نے ان سے ایک نشست کا اہتمام کیا۔۔۔! جو قارئین کیلئے پیش خدمت ہے۔۔۔۔۔۔!

سوشل ورکر و تعلیمی فکرمند محترمہ فوزیہ شہزاد نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہر چیز سے نوازا ہے جو خواب تھے وہ بھی پورے ہوئے اب زندگی یتیموں کو تعلیم دلانے میں گزار رہی ہوں یہی میرے لئے کافی ہے، بے شک دنیا نے ساتھ نہیں دیا مگر اپنوں نے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا، یہی میرے لئے ایک خلوص و محبت ہے اپنوں نے میرا ساتھ ہر پل دیا ہے وہ قدم بہ قدم میرے ساتھ رہے ہیں ان کی قربانیاں کبھی بھول نہیں سکتی۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا سولہ سالہ کیریئر یتیم بچوں کو تعلیم فراہم کرنے پر خرچ کررہی ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی این جی او یا دیگر کسی نے کبھی مدد نہیں کی ہے آج مجھے خود پر فخر ہے کہ میں فوزیہ شہزاد غریبوں کی مدد کررہی ہے اس میں خاص کر میرے لائف پارٹنر شہزاد محمود نے میرا بھرپور ساتھ دیا کیونکہ ہم کسی گورنمنٹ کو جواب دہ نہیں جو ہوتا ہے وہی کرتے ہیں وہ اس وقت اسپیشل بائی اسکول میں بطور جے ای ٹی ٹیچر خدمات سرانجام دے رہے ہیں، الحمدللہ ہمارے سو سے زائد رشتہ دار اسکولز میں پڑھاتے ہیں پورے محلے میں جتنے بھی اسکولز ہیں اس میں ایک نہ ایک رشتہ دار بطور ٹیچر ڈیوٹی دیتا ہے، یوں سمجھیں کہ ہمارے جتنے بھی لوگ ہیں وہ صرف تعلیمی اداروں میں ہیں۔ اس وقت میں پریمیئر پبلک اسکول میکانگی روڈ کوئٹہ میں پرنسپل ہوں، لوگ سمجھتے ہیں یہ ایک پرائیویٹ سیکٹر ہے لیکن اس سے بڑھ کر یہ ادارہ ایک ٹرسٹ ہے یہاں یتیموں کو تعلیم فراہم کی جاتی ہے حسب برداشت بچوں کی کفالت بھی کی جاتی ہے بچوں کو یونیفارم، کتابیں، اسٹیشنری و دیگر ضروریات تعلیم چیزیں مہیا کی کرتی ہے، یہ ایک اللہ والا کام ہے جس کا ہر ایک مسلمان کا دل کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے حسب توفیق ہر رمضان میں بچوں اور بڑوں سحری و افطاری کراتے ہیں سب کو معلوم ہے کہ اس گھر میں افطار پارٹی ہوتی ہے اسی لئے چلے آتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی سپورٹ ہے اس نے مجھے بہت خدمت کا موقع عطاء کیا ہے کہ رمضان کے مقدس مہینے میں لوگ اس گھر سے کھانا کھاتے ہیں اس میں کوئی پابندی کی بات نہیں ہر کوئی چھوٹا ہو یا بڑا آکر یہاں افطاری کرتے ہیں ہمیں کسی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں پڑتی سو کے قریب بچے آتے ہیں

میرے اسکول میں، معاشرہ میں ایک غلط سوچ پیدا ہوتی ہے کہ اپنے بچے اے پی ایس، پاک ترک وغیرہ میں پڑھ رہے ہیں اور ہمارے بچے اس چھوٹے سے اسکول میں پڑھ رہے ہیں ایک بچہ میرے پاس دس سال کی عمر میں آیا اب وہ کافی بڑا ہوا ہے ایسے ہی ہم لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں یہاں پر این جی اوز صرف نام کے ہیں کافی لوگوں نے مدد کی یقین دہانی کرائی ہے مگر عملی طور پر کسی نے ساتھ نہیں دیا ہم مدد کرتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ بچے کس خاندان اور کس برادری سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت 37 اقلیتی بچے جو ہمارے ساتھ پڑھ رہے ہیں ان کے تعلیمی اخراجات میں اپنی مدد آپ کے تحت پورا کررہی ہوں ان کے اساتذہ کے لئے فیس بھی میری ذمہ داری ہے کئی مرتبہ سیکرٹریٹ گئی ہوں لیکن وہاں سال میں متعلقہ شخص ایک ہی دفعہ نظر آتا ہے پہلی ملاقات میں ٹائم لیکر وہ دوسری بار جاؤ تو نہیں ملتا۔ حالانکہ سماجی اداروں اور دیئے بہت۔۔۔ ہیں یہ

دیں اس لئے تو ہم تعلیم میں پسماندہ ہیں۔ بلوچستان ہر دور میں تعلیم میں پسماندہ رہا ہے 2013 سے صوبہ میں تعلیمی ایمرجنسی لگا ہے اس کے باوجود ہم تعلیمی پسماندگی کا شکار رہے ہیں اگر ہم پڑھیں گے تو ہم ہی میں سے ڈاکٹر قدیر، قائداعظم اور علامہ اقبال جیسی شخصیات پیدا ہونگی اس کیلئے ہمیں زیادہ سے زیادہ توجہ درکار ہیں ہماری بھی دو ٹانگیں، دو آنکھیں، دو ہاتھ ہیں آخر ہم ایسا کیوں نہیں کرسکتے میں یہ اداروں میں ایسے لوگوں کو تعلیم دے رہی ہوں جو خود میں ہمت رکھتا ہو ایسا نہیں کہ میرے بچے کسی اور اسکول میں پڑھے اور باقی لوگوں کے بچے

کے علاوہ ہم کوشش کررہے ہیں کہ ان لوگوں کو بھی کوئی راہ دکھائیں جو پڑھے لکھے تو نہیں مگر انکو زندگی گزارنا ہے ان کے لئے سلائی مشین و دیگر اشیاء ضروریات فراہم کرنا، لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم آج کی ایک روٹی کا بندوبست کرکے کل کو پچاس روٹیوں کیلئے اپنے بچوں کو کام کاج کی بجائے تعلیم

حکومت کو چاہئے کہ تعلیم کے فروغ اور غربت کے خاتمے کیلئے ایسے اداروں کی بھرپور مدد اور حوصلہ افزائی کرے۔

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔
رابطہ نمبر: 03327865820
واٹس ایپ: 03136823946
Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ ادارہ)

گیس پریشر میں کمی اور جھوٹے بہانے

گزشتہ روز بلوچستان خصوصاً کوئٹہ میں حالیہ سردی کی شدید لہر گیس کے کم پریشر اور بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کے بارے میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کے علاوہ عوامی نمائندوں اپوزیشن لیڈر ملک سکندر خان، اختر حسین لانگو و صوبائی وزراء، مشیر وزیر اعلیٰ اور ارکان اسمبلی، کیسکو اور سوئی سدرن گیس کمپنی بلوچستان کے سربراہوں نے شرکت کی کیسکو چیف نے بتایا کہ حالیہ برفباری سے بجلی کی لائنوں کو جو نقصان پہنچا تھا اس کو ٹھیک کرلیا گیا ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی اور بجلی چوری کی وجہ سے کیسکو کو مسائل کا سامنا ہے کمپنی مزید بیس فیڈروں کی تنصیب کررہی ہے جس میں دس جلد ہی مکمل ہوجائیں گے کوشش ہے کہ کم سے کم لوڈشیڈنگ کی جائے سوئی سدرن گیس کمپنی کے جنرل منیجر نے اجلاس میں بتایا کہ سردی کی وجہ سے پریشر میں کمی ہوئی اور صنعتوں کو بھی گیس فراہم کی جارہی ہے انہوں نے کمپریسر کو بھی گیس پریشر میں کمی کی وجہ بتایا گیس کمپنی کے جنرل منیجر کی جانب سے جس ڈھٹائی سے جھوٹ بولا گیا اور اجلاس میں شریک تمام لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکا گیا وہ قابل مذمت ہے پہلی بات یہ ہے کہ سردیوں کے شروع ہوتے ہی پریشر نہیں بڑھایا گیا اور پھر ان کا کہنا کہ صنعتوں کو گیس دی جارہی ہے کیا صنعتیں انسان کی زندگی سے زیادہ ہیں اور پھر سوئی کو چھوڑیں کوئٹہ اور گردونواح میں ماری گیس کمپنی (زرغون) سے گیس فراہم کیوں نہیں کی جارہی جس سے کوئٹہ پشین اور مستونگ وقلات کو پریشر کے ساتھ گیس مل سکتی ہے اس بارے میں معلوم ہوا ہے کہ زرغون سے نکلنے والی گیس پاور ہاؤسز کو دی گئی ہے حیرت کی بات ہے کہ یہاں پاور ہاؤسز اس وقت ہی بجلی دیتے ہیں جب نیشنل گرڈ سے کئی گھنٹوں کا بریک ڈاؤن ہو جو کہ سال میں مشکل سے ایک مرتبہ ہوتا ہے اس طرح یہ گیس بھی کسی نہ کسی ذریعے سندھ میں صنعتوں کو فروخت کی جارہی ہے موجودہ جنرل منیجر سوئی سدرن گیس کمپنی کوئٹہ کا تعلق بھی کراچی سندھ سے ہے اور یقیناً وہ گیس کے پریشر کا رخ کراچی اور سندھ کے دیگر علاقوں کی جانب کرکے بھتہ وصول کررہا ہے آج تک ایسا نہیں ہوا کہ بلوچستان میں سردی میں گیس پریشر میں کمی ہوئی ہو کسی ایک علاقے کی شکایات ہوئی تھیں مگر اس مرتبہ پورے بلوچستان میں برا حال ہے اس صورتحال کی ذمہ داری موجودہ جنرل منیجر پر عائد ہوتی ہے اس سال درجنوں افراد گیس کی وجہ سے موت کے منہ میں جاچکے ہیں کیونکہ کم پریشر کی وجہ سے اچانک ہیٹر اور چولہے بجھ جاتے ہیں گیس غائب ہوجاتی ہے اور گھنٹوں بعد آتی ہے تو گیس بھرنے اور دھماکے ہونے سے اموات ہوتی ہیں اس سلسلے میں فوری طور پر گیس کے پریشر میں اضافہ کیا جائے اور جتنی اموات ہوئی ہیں اس کی ذمہ داری موجودہ جنرل منیجر مدنی صدیقی پر ڈالتے ہوئے اس کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی جائے اور اس کے خلاف قتل کے مقدمات چلائے جائیں سوئی سدرن گیس کمپنی کی بدمعاشی یہاں سے ثابت ہوجاتی ہے کہ وی آئی پی ایریا میں گیس فل پریشر سے آرہی ہے سبزل روڈ، سریاب روڈ، جناح ٹاؤن، شہباز ٹاؤن، کانسی روڈ، گوالمنڈی سرکی روڈ، جان محمد روڈ سمیت پورے کوئٹہ میں پریشر دور کی بات گیس ہی نہیں آرہی حالانکہ کمپنی کے مین سب اسٹیشن قریب ہیں اس کے باوجود گیس نہیں آرہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کمپنی ہی جان بوجھ کر پریشر کم کرکے سخت سردی میں عوام دشمنی کا ثبوت دے رہی ہے حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت ایکشن لے۔

گیس کمپنی کی ہٹ دھرمی......عوامی نمائندے سڑکوں پر

تحریر: نعیم خان کاکڑ

کوئٹہ میں گیس پریشر میں کمی اور گیس کی بندش نے عوام کے منتخب نمائندوں کو دھرنے پر مجبور کردیا اور آج نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ عوام کے منتخب نمائندے جن میں قائد حزب اختلاف ملک سکندر خان ایڈوکیٹ اور وزراء بھی شامل ہیں اس جمہوری اور عوامی حکومت میں سخت سردی میں سڑکوں پر بیٹھ کر احتجاج کررہے ہیں جو کہ قابل شرم اور قابل مذمت ہے کہ ایک ادارہ آج صوبائی اسمبلی اور پارلیمنٹ کے ارکان کی حیثیت کو چیلنج کررہا ہے کوئٹہ کی 22 لاکھ آبادی شدید سردی میں گیس کی بندش اور پریشر میں کمی سے دوچار ہے بچے بوڑھے جوان سب سردی کی وجہ سے بیمار ہورہے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں گیس بلوچستان سے نکلتی ہے اور قیام پاکستان کے بعد سے پورے ملک کو صرف سوئی سے گیس دی جاتی تھی جبکہ بلوچستان کو جنرل ضیاء الحق کے دور میں گیس دی گئی اس پر ظلم یہ کہ تیز رفتار میٹر لگا کر پوری گیس نہیں دی جارہی حالانکہ گیس کنکشن کے وقت صارف اور گیس کمپنی کے درمیان پرنٹ شدہ فارم پر معاہدہ ہوتا ہے کہ کمپنی اپنے صارف کو مکمل پریشر کے ساتھ گیس فراہم کرے گی مگر ایسا نہیں ہورہا ہر فورم پر آواز اٹھائی گئی احتجاج کئے گئے جلاؤ گھیراؤ ہوا سڑکیں بند کی گئیں گیس کے دفتر پر عوامی نمائندوں نے احتجاج کیا اس کے باوجود کمپنی کے جنرل منیجر کے کان پر جوں تک نہیں رینگی گزشتہ روز مجبور ہوکر کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے نو ارکان صوبائی اسمبلی جن میں قائد حزب اختلاف ملک سکندر خان ایڈوکیٹ اور صوبائی وزیر بھی شامل تھے انہوں نے گیس کمپنی کے دفتر کے سامنے دھرنا دیا اور گیس پریشر بڑھانے کا مطالبہ کیا جس پر کمپنی کے جنرل منیجر مدنی صدیقی نے کہا کہ سردی کی وجہ سے پریشر میں کمی ہوگئی کیونکہ استعمال زیادہ ہورہا تھا حیرت کی بات ہے کہ جنرل منیجر حکومت سے بھی جھوٹ بول رہے ہیں ان کے ایک نام ونہاد ترجمان (جو صدیقی صاحب کے رشتہ دار بھی ہیں) نے اخبارات کو بیان دیا کہ ہم سسٹم میں مزید گیس شامل نہیں کرینگے اسی کو مرحلہ وار علاقوں میں پریشر کے ساتھ دیتے رہیں موصوف کو علم نہیں کہ یہ کوئی راشن یا خوراک کی دیگر اشیاء نہیں ہیں جو مرحلہ وار دی جائیں گی گیس آگ ہے بم ہے اس کو مختلف اوقات میں کم یا زیادہ کرنے کا مقصد انسانی جانوں سے کھیلنا ہے۔ سوئی گیس ٹرانسمیشن سے ڈسٹری بیوٹیشن کو گیس کی فراہمی کے بارے میں کمپنی نے عدالت عالیہ کو بھی لکھ کر دیا ہوا ہے کہ کمپنی 220 ملین کیوبک فٹ MMF CF گیس روزانہ دے گی مگر اس پر بھی عمل نہیں کیا جارہا ہے علاوہ ازیں ٹرانسمیشن اور مینٹنس انچارج کی ملی بھگت سے انسانی جانوں سے گھناؤنا کھیل کھیلا جارہا ہے وہ اس طرح کہ رات کو گیارہ بجے گیس بند کردی جاتی ہے اور صبح پانچ بجے گیس کھولی جاتی ہے ان چھ گھنٹوں میں مین پائپ لائن سے جو گیس آتی ہے اس کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ گیس کی ڈسٹری بیوٹیشن سے قبل اس میں کیمیکل ملایا جاتا ہے جس کو

Murcap 10 combination of carbon and sulpher also called ordurnat Oil as methand gas is clourles and oderless gas.

کہتے ہیں جس کے نہ ملانے کی وجہ سے نہ تو گیس کی کوئی "بو" آتی ہے اور نہ ہی اس کے رنگ کا پتہ چلتا ہے۔ گزشتہ آٹھ ماہ سے یہ کیمیکل استعمال نہیں کیا جارہا اور یہ پیسہ خرد برد کرکے جیبوں میں ڈالا جارہا ہے اور نہ صرف غیر معیاری گیس گھروں کو سپلائی کی جارہی ہے بلکہ یہ خطرناک ہے جس کی وجہ سے دھماکے اور دیگر واقعات ہورہے ہیں اور درجنوں افراد جان سے چلے گئے۔
کمپنی کی چیئرپرسن محترمہ شمشاد اختر اور ایم ڈی وسیم صاحب کو اس کا نوٹس لینا چاہئے اور ایسے نااہل جی ایم کو جن کو کسی چیز کا علم نہیں ہے واپس کراچی بلاکر یہاں کے کسی مقامی اور سینئر آفیسر کو جنرل منیجر بنانا چاہئے کیونکہ گیس کمپنی ایک پبلک سروس کا ادارہ ہے گزشتہ دنوں کراچی میں صنعتکاروں نے دھرنا دیا تھا تو ان کو گیس دینے کا اعلان کردیا گیا تھا اس وقت سردی میں صنعتوں سے زیادہ انسان کی زندگی کی فکر کرنی چاہئے اگر سوئی گیس کی لائنیں چھوٹی ہیں تو زرغون کی گیس جو پاور ہاؤسز کو دی جارہی ہے وہ بند کرکے عوام کو دی جائے کیونکہ بلوچستان میں نیشنل گرڈ سے بجلی آرہی ہے اور کوئی پاور ہاؤس صوبے کو بجلی نہیں دے رہا اس موسم میں گیس کمپنی کی انتظامیہ کو انسانی ہمدردی کے علاوہ اخلاقی طور پر نوٹس لینا چاہئے اور فوری طور پر کوئٹہ اور گردونواح میں گیس مکمل پریشر کے ساتھ فراہم کی جائے سوئی سدرن گیس کمپنی کی چیئرپرسن محترمہ شمشاد اختر صاحبہ ملک میں بڑے بڑے عہدوں پر فرائض سرانجام دے چکی ہیں جبکہ مینجنگ ڈائریکٹر وسیم صاحب کی بھی اس شعبے میں خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں انہیں چاہئے کہ اس اہم مسئلے کا نوٹس لیں اور جنرل منیجر کوئٹہ سے اس بارے میں بھی باز پرس کی جائے کہ جب ارکان اسمبلی نے ان سے ملاقاتیں کیں۔ اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلے کیے گئے گورنر بلوچستان نے بھی پریشر بڑھانے کا کہا تو انہوں نے کیوں اس اہم مسئلے کو اہمیت نہیں دی کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ صوبے سے نکل کر ارکان پارلیمنٹ قومی اسمبلی اور سینٹ میں بھی دھرنا دے دیں کیا موصوف چیئرپرسن اور ایم ڈی سے بھی زیادہ طاقتور ہیں جنہیں عوام اور عوامی نمائندوں کی کوئی فکر نہیں ہے ایسے اقدامات کا مقصد مرکز اور صوبے کو محاذ آرائی کی طرف لے جانا ہے حالانکہ کمپنی کا یہ اقدام عوام کو آئین میں دیئے گئے حقوق سے انحراف ہے اسلامی انسانی اقدار بھی اس کی اجازت نہیں دیتا کہ جیتے جاگتے لوگوں کو موجود سہولت سے محروم کرکے ان کو موت کے منہ کی طرف دھکیلا جائے وزیر اعظم عمران خان اور وزیر اعلیٰ بلوچستان جو ملک اور صوبے پر حکمرانی کررہے ہیں پہلے ہی عوام مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں اب کیا وہ اپنے اداروں کے ذریعے عوام کا قتل عام چاہتے ہیں کوئی ذی شعور گیس کمپنی کے اس اقدام کو اچھی نظر نہیں دیکھ سکتا۔
صوبے میں سی پیک کے علاوہ صنعتوں کے قیام پر زور دیا جارہا ہے جس کیلئے گیس کی اشد ضرورت ہوگی مگر ایک سازش کے تحت بلوچستان میں سی پیک کو ناکام بنانے اور صنعتکاروں کو یہاں صنعتیں لگانے سے روکا جارہا ہے۔ اس اہم معاملے کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے اور صوبے کے عوام کی مشکلات کو ختم کیا جائے۔

عوام حوصلہ رکھیں۔۔۔جلد اچھا وقت آئیگا

مورچہ
☆☆☆
ممتاز ترین
mumtaztareen19@gmail.com

جناب آج ہم نئے پاکستان کی بات کرینگے یہ نیا پاکستان مدینہ جیسی ریاست کی طرح بنایا جائیگا جس میں عوام کو تکلیف نہیں ہوگی انصاف ہوگا کوئی بھوکا نہیں رہے گا رعایا کو ہر چیز ملے گی رعایا اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ہم اس وقت واقعی رعایا ہیں عوام نہیں رعایا بے چاری بادشاہ سلامت کے آگے بے بس ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے پھر جب مدینہ کی ریاست تھی تو وہاں ہزاروں کی آبادی تھی اب مجبوری ہے کہ پاکستان میں 22 کروڑ کی آبادی ہے اتنی بڑی آبادی میں مدینہ جیسی ریاست کس طرح بن سکتی ہے مگر ہمارے وزیر اعظم صاحب نے وعدہ بھی کیا ہے تو پھر ہر حال میں مدینہ کی ریاست بنانا پڑے گی خواہ کچھ بھی کرنا پڑے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ملک کو مدینہ کی طرح کی ریاست بنانے کا کام شروع ہوچکا ہے یہ وہ ریاست ہوگی جہاں بھوکوں کو کھانا کھلانے کیلئے لنگر خانے ہوں گے اور نوجوانوں کو قرضے دیئے جائینگے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آبادی پر کنٹرول کیا جائیگا فی الحال حکومت نے آبادی پر کنٹرول کیلئے پٹرول، بجلی اور گیس کی قیمتوں میں تسلسل کے ساتھ اضافہ کیا صرف یہی نہیں بجلی کی لوڈشیڈنگ بڑھائی اور گیس کے پریشر میں کمی کردی گئی ڈالر آسمان تک پہنچ گیا بجلی کی قیمتوں میں اضافے اور لوڈشیڈنگ سے غریب گرمیوں میں مرجائے گا گیس پریشر میں کمی اور قیمتوں میں بے انتہا اضافے سے غریب سردی سے مرجائے گا پھر یہ پہلی حکومت ہے جس نے زمین کا بوجھ کم کرنے کیلئے ٹماٹر اور دیگر سبزیوں کی قیمتیں آسمان تک پہنچادیں تاکہ عوام مزید تکلیف میں آکر مرجائیں مگر بھائی یہ پاکستانی قوم ہے بڑی ہمت والی اور صبر و حوصلے والی پھر بھی ہمت نہیں ہاری اور بانی نیا پاکستان عمران خان کی اس بات پر اب بھی یقین کررہے ہیں کہ "حوصلہ رکھو جلد اچھا وقت" آئے گا حکومت نے دیکھا کہ یہ تو بڑے ڈھیٹ لوگ ہیں کسی طرح قابو نہیں آتے تو مہنگائی شروع کردی اس کے بعد ریاست مدینہ بنانے کیلئے پاکستان کے عوام کی 40 ہزار میٹرک ٹن گندم کا افغانستان کو تحفہ دے دیا یہ تحفہ اس خوشی میں افغانستان کو دیا گیا کیونکہ وہ سرحد پر ہمارے فوجی جوانوں کو شہید کررہا ہے پاکستان میں دھماکے کررہا ہے بھارت کے ایجنڈے پر پاکستان کے حالات خراب کررہا ہے مقصد پاکستان دشمنی میں وہ سب سے آگے جارہا ہے اس لئے اس کا انعام اسے ضرور ملنا چاہئے اس لئے ملک سے ساری گندم (چالیس ہزار میٹرک ٹن) افغانستان کو تحفہ میں دے دی کیونکہ یہ گندم ہر ہفتے بنی گالہ فارم میں کاشت ہوکر ہفتوں میں تیار ہوتی ہے اور چینی کا بھی یہی حال ہے کہ نئے پاکستان کے بانی کی پارٹی میں شامل عہدیداروں نے مارکیٹ سے تمام چینی غائب کرلی ہے اور بلیک میں کھربوں روپے کمار ہے ہیں نواز شریف، آصف زرداری، بینظیر بھٹو، مشرف، ضیاء الحق غرض کے ماضی کے تمام حکمران چور تھے انہوں نے ملکی خزانے کو لوٹا ان کو بھی چاہئے تھا کہ وہ ملکی خزانہ دوسرے ممالک کو تحفے میں دے دیتے آج پاکستان گندم درآمد کررہا ہے عبدالحفیظ شیخ کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں گندم درآمد کرنے کی منظوری دے دی گئی تبدیلی عوام کی حکومت کا یہ کارنامہ سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا کہ گندم میں خود کفیل اور گندم برآمد کرنیوالا ملک آج گندم درآمد کررہا ہے ریاست مدینہ کے بانی نے اپنے عزم اور ایجنڈے کا اعلان تو چند روز قبل کردیا تھا کہ سکون صرف قبر میں ہے" تو اب عوام کو روٹی سے بھی محروم کیا جارہا ہے تاکہ وہ بھوک سے قبر تک پہنچ جائیں اور سکون حاصل کرلیں جھوٹ، فراڈ دھوکہ دہی اور یوٹرن کے وہ جھنڈے گاڑے گئے ہیں جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ گزشتہ روز وزیر اعظم صاحب نے کہا کہ مجھے اور مہاتیر محمد کو ایک جیسے چیلنجز کا سامنا ہے یعنی کرپشن کا تو جناب وزیر اعظم صاحب مہاتیر محمد کے ساتھ خود کو نہ ملائیں کہاں وہ سچا، ایک زبان والا، باہمت اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنیوالا اور کہاں آپ، بھارت نے جب کشمیر کے بارے میں مہاتیر محمد کے بیان پر تنقید کرتے ہوئے اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا تھا جس پر مہاتیر محمد نے یہ جواب دیا تھا کہ وہ جو بیان دیتے ہیں اس پر قائم رہتے ہیں اور اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ کیا بیان دیا ہے جبکہ یہاں انٹرنیشنل "یوٹرن" جمہوریت کا حصہ قرار دیا جاتا ہے رہا کرپشن کا سوال تو ماضی کے تمام حکمرانوں نے 69 یا 70 سال تک کرپشن کی ہوگی مگر کیا اس حکومت نے ماضی کے 70 سالوں سے زیادہ قرضے ان ڈیڑھ سالوں میں نہیں لئے، گندم اور چینی کا بحران اور قیمتوں میں اضافہ کس کیلئے کیا گیا وہ اپنی جماعت کے لوگوں کیلئے کیا گیا ہے حلیمہ باجی کی اربوں کی جائیداد کہاں سے آئی، ڈیم کا اربوں کا چندہ کہاں گیا، اکبر ایس بابر نے پی ٹی آئی کے 30 سے زائد اکاؤنٹ کے بارے میں الیکشن کمیشن میں جو کیس داخل کررکھا ہے وہ کہاں سے آئے اس کا جواب کسی کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس حقیقت سے انکار کرسکتا ہے کہ دوسروں پر انگلی اٹھانے والے کی چار انگلیاں اس کی اپنی طرف ہوتی ہیں اتنا ہی کافی ہے اور پھر موجودہ حکومت کے وزراء جن میں فواد چوہدری، شیخ رشید، کے پی کے وزراء، پنجاب کے وزیر اطلاعات اور عزت مآب محترمہ فردوس عاشق اعوان صاحبہ آٹا بحران ہو یا چینی، لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی ہو یا امریکہ ایران کشیدگی، سعودی عرب اور یمن کے درمیان جنگ ہو یا پاکستان میں ڈالر کی اونچی اڑان، پٹرول، بجلی، گیس، ٹماٹر اور تمام اشیاء کی قیمتوں میں تاریخی اضافہ، ان سب کا ایک ہی بیان ہوتا ہے کہ یہ سب زرداری اور نواز شریف کی کرپشن اور غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے خدارا بس کرو ان الزامات کو اگر لوٹا ہوا مال واپس نہیں لاسکتے تو یہ پیسہ مہنگائی کرکے عوام سے تو وصول نہ کرو اور آپ کی حکومت نے جو کھربوں کے قرضے لئے ہیں اس کا حساب کون دے گا آپ کی پارٹی کے ارکان کے منہ میں بھی پانی آچکا ہے کہ ارکان کو فنڈز دیئے جائیں تاکہ وہ بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوسکیں آپ کو اب اپنے ساتھیوں اور اتحادیوں کی جانب سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے یہ گیارہ رکنی کرکٹ الیون نہیں جہاں حکم چلتا تھا یہ 22 کروڑ عوام کے نمائندے ہیں اور اگر انہوں نے عوام کے مسائل حل نہیں کئے تو اس مرتبہ ووٹ تک بات نہیں جائے گی بلکہ عوام کا ہاتھ اور ان کا گریبان ہوگا میڈیا کی آزادی کو جتنا سلب کرنا ہے کرلیا جائے مگر اس جدید دور میں درجنوں ذرائع ہیں جس کے ذریعے کچھ بھی نہیں چھپ سکتا جناب وزیر اعظم صاحب عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے فوری طور پر قیمتوں میں کمی کی جائے اور ذخیرہ اندوزی ختم کی جائے ذخیرہ اندوزی کے سرپرستوں کو جو آپ کے اردگرد جمع ہیں گرفتار کیا جائے عوام کو ریلیف دیا جائے نوکریاں اور چھت فراہم کی جائیں انہیں محنت کرنے کا شوق ہے اور لنگر خانے کی بھیک نہیں چاہئے اگر آپ خود کچھ نہیں کرسکتے اور معاشی ٹیم کے سربراہ اور منصوبہ بندی کے "ارسطو" کی باتوں پر من وعن عمل کرتے رہیں گے تو بہتر یہی ہوگا کہ 22 کروڑ عوام پر رحم کرتے ہوئے آرام و سکون حاصل کریں۔

بچوں کی سائنس

عابد عمر
جنرل نالج بلوچستان

سائنس کو اردو میں علم کہتے ہیں اور علم کا مطلب ہوتا ہے جاننا یا آگہی حاصل کرنا، لہذا سائنس کا مطلب بھی جاننے اور آگہی حاصل کرنے کا ہی ہوتا ہے۔ اپنے اردگرد کے ماحول کا مشاہدہ کرنا اور مختلف قدرتی چیزوں کے بارے میں سوچنا ہی سائنس ہے اور اس طرح غور کرنے اور سوچنے والے شخص کو سائنس دان کہا جاتا ہے۔ یعنی سائنس دان وہ ہوتا ہے جو مشاہدہ کرتا ہے اور سوچ کر کوئی نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ سائنس دان کو اردو میں عالم کہتے ہیں اور اس لفظ کی جمع علما کی جاتی ہے۔
اگر آپ نے کبھی کسی پودے کو خشک ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ اندازہ لگایا کہ اگر پودوں کو پانی دیا جائے تو وہ ہرے بھرے ہوکر بڑے ہوجاتے ہیں اور اگر پانی نہ دیا جائے تو وہ سوکھ جاتے ہیں تو آپ نے دو کام کیے: ایک تو یہ کہ آپ نے پودوں کے سوکھنے اور سبز ہوجانے کے قدرتی عمل کو دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسرے یہ کہ آپ نے یہ غور کیا اور سوچا کہ ایسا پانی کی کمی یا قلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بس یہی مشاہدہ کرنا اور پھر اس کے بارے میں سوچنا سائنس ہے اور آپ بجا طور پر اپنے آپ کو سائنس دان کہہ سکتے ہیں! اس طرح قدرتی عوامل اور مظاہر کا مشاہدہ کرنے اور پھر ان پر غور کرنے اور سوچنے کا یہ جو عمل ہے اس کو سائنسی طریقہ کار یا اسلوب علم کا نام دیا جاتا ہے اور اس سائنسی طریقہ کار سے جو معلومات اکٹھی ہوتی ہیں انکو بھی سائنس ہی کہا جاتا ہے۔
سائنس میں کیا کیا شامل ہے؟ کن چیزوں کا مطالعہ سائنس کہلاتا ہے؟
سائنس کے پھیلاؤ کا اندازہ اس دنیا، بلکہ اس کائنات کی وسعت کر دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔ لہذا اس کائنات میں جو کچھ موجود ہے اس کے بارے میں عملی معلومات حاصل کرنا اور اس مقصد کے دوران جو مشکلات سامنے آئیں انکا حل تلاش کرنا اور اس سلسلے میں پہلے سے موجود معلومات اور اطلاعات کی مدد لینا، یہ سب سائنس کے دائرے میں شامل ہے۔ چونکہ اس وسیع معلومات کو کسی ایک کتاب یا شعبے میں نہیں رکھا جاسکتا اور نہ ہی کوئی ایک فرد ان تمام پر مکمل عبور حاصل کرسکتا ہے۔ اسی وجہ سے سائنس پر تحقیق کو آسان کرنے کی خاطر بنیادی طور پر سائنس کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
جانداروں سے بارے میں علم یا سائنس
غیر جانداروں کے بارے میں علم یا سائنس
سائنس کی یہ بنیادی تقسیم صرف معلومات کو آسانی سے ذخیرہ کرنے اور سمجھنے کے لیے ہے لیکن درحقیقت سائنس کی یہ دونوں اقسام اور انکی مزید ذیلی اقسام اکثر مقامات پر آپس میں جڑ جاتی ہیں اور انکو ایک دوسرے سے الگ الگ رکھ کر مطالعہ کرنا ممکن نہیں ہوتا، اس کی مزید وضاحت اس صفحہ کے آخری حصے میں آئے گی۔ جانداروں و غیر جانداروں کی سائنس کا مختصر تعارف اور انکی ذیلی شاخوں کے تعریف آپ نیچے دیے گئے حصے میں دیکھ سکتے ہیں۔ انکی مکمل تفصیل آئندہ صفحات میں شامل ہوگی۔
جانداروں یا زندہ اجسام کا سائنسی مطالعہ--
حیاتیات
جاندار اجسام میں جیسا کہ ظاہر ہے زندگی یا تو موجود ہوتی ہے یا کبھی رہی ہوتی ہے (یعنی اگر وہ مرچکے ہوں)۔ بہرحال، جو بھی صورت ہو، اس قسم کی سائنس میں ہمارا واسطہ زندگی یا حیات سے پڑتا ہے اور اسی وجہ سے اس سائنس یا علم کو حیاتیات کا نام دیا جاتا ہے۔ حیاتیات کا لفظ: حیات اور یات کے دو الفاظ سے مل کر بنا ہوا ایک لفظ ہے اور یات کا مطلب مطالعہ ہوتا ہے یعنی حیاتیات سے مراد ہے حیات کا مطالعہ۔
جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بنیادی طور پر حیات یا زندگی کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے، ایک وہ جن کو پودے یا نباتات کہا جاتا ہے اور دوسری وہ جن کو جانور یا حیوانات کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حیاتیات کی سائنس یا جانداروں کے بارے میں سائنس کو دو ذیلی اقسام میں بانٹ دیا جاتا ہے
حیوانیات---یعنی حیوانات کا مطالعہ: اور یہ لفظ بھی (حیاتیات کی طرح) دو الفاظ سے مل کر بنا ہے۔ اور یہ دو الفاظ ہیں حیوان + یات یعنی حیوانیات
نباتیات---یعنی نباتات کا مطالعہ: اور یہ لفظ بھی (حیاتیات اور حیوانیات کی طرح) دو الفاظ سے مل کر بنا ہے۔ اور یہ دو الفاظ ہیں نبات + یات یعنی نباتیات
غیر جانداروں کے بارے میں علم یا سائنس
غیر جانداروں سے عام طور پر مراد دنیا اور کائنات میں موجود مادے کی ہوتی ہے، ویسے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اصل میں جاندار بھی مادے سے ہی بنتے ہیں مگر ان میں موجود مادے میں زندگی پائی جاتی ہے جبکہ غیر جاندار مادہ زندگی سے خالی ہوتا ہے۔
اب جیسا کہ آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ کسی مادے کے بارے میں اگر ہم مطالعہ کریں گے تو پہلے تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس کی ساخت کیا ہے؟ اور پھر یہ مطالعہ کیا جائے گا کہ اس مادے کا دنیا میں موجود دوسرے مادوں سے کیا تعلق ہے؟ بس اسی بنیاد پر غیر جانداروں کے بارے میں سائنس کی دو بنیادی اقسام بن جاتی ہیں۔
کیمیا---مادے کی ساخت اور اس کی ترکیب کے بارے میں علم کو کیمیا، کہا جاتا ہے
طبیعیات --- مادے کے خواص اور اس کے دیگر مادوں سے رابطے (عام طور پر توانائی) کے مطالعہ کو طبیعیات کہا جاتا ہے
کیمیاء کا لفظ دراصل عربی زبان کے الکیمیا سے بنا ہے۔ اور پھر عربی سے یہ انگریزی میں جاکر کیمسٹری بنا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ عربی میں الکیمیا اصل میں مصر کے پرانے نام کیمیا سے آیا ہے۔ طبیعیات جیسا کہ اوپر آپ نے پڑھا، مادے کے خواص اور اس کی فطرت کے مطالعہ کو کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے طبیعیات کا لفظ بھی حیاتیات کی طرح دو الفاظ سے مل کر بنا ہے۔ طبیع + یات یعنی طبیعیات۔
وہ جو تھا ریاضی یا حساب! وہ کہاں ہے؟
اب تک آپ نے دیکھا کہ سائنس کو پہلے 1- جاندار اور 2- غیر جاندار کی سائنس میں تقسیم کیا گیا اور پھر اس کے بعد جانداروں کی سائنس کو 1- حیوانیات اور 2- نباتیات میں تقسیم کردیا گیا۔ اسی طرح غیر جانداروں کی سائنس کو بھی 1- کیمیاء اور 2- طبیعیات میں تقسیم کردیا گیا۔ یعنی اب تک ہمارے سامنے سائنس کی جو چار بنیادی شاخیں آچکی ہیں وہ یہ ہیں

حیاتیات یعنی جانداروں کی سائنس
حیوانیات
نباتیات
غیر جانداروں کی سائنس
کیمیاء
طبیعیات

مگر آپ نے اکثر ریاضی یا حساب کا لفظ سنا ہوگا۔ کیا وہ سائنس نہیں؟ حقیقت اصل میں یہ ہے کہ ریاضی کو اگر ایک ایسی سائنس کہا جائے کہ جو سائنس کی دیگر تمام شاخوں کی نہ صرف مدد کرتی ہے بلکہ اکثر اوقات ان میں رابطے بھی پیدا کرتی ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ آج کی جدید دنیا میں ریاضی کے بغیر سائنس کی کوئی شاخ قائم نہیں رہ سکتی۔ یعنی حیوانیات، نباتیات، کیمیاء اور طبیعیات: تمام اقسام کی سائنس کو ریاضی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا آئندہ آنے والے صفحات میں ہم ریاضی کے بارے میں بھی تفصیل سے معلومات حاصل کریں گے۔
سائنس کی مختلف شاخوں میں کیا تعلق ہے؟
سائنس کی یوں بنیادی اقسام میں تقسیم گو کہ سائنس کے مطالعے میں آسانی اور سہولت پیدا کرتی ہے لیکن ایسا بھی نہیں کہ حیاتیات کا طبیعیات سے اور کیمیاء کا نباتیات سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو، یہ تمام شاخیں حقیقت میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ ان کے رابطے کی دیگر وجوہات تو ہم بعد میں کسی جگہ دیکھیں گے فی الحال تو ایک بات کی وضاحت کی جاسکتی ہے جو ان مختلف سائنس کی شاخوں کا رابطہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ غیر جانداروں کے بارے میں سائنس کے حصے میں ذکر آیا کہ جاندار بھی مادہ ہی ہوتے ہیں جن میں توانائی بھی پائی جاتی ہے۔ بس، یہی بات ہر قسم کی سائنس کی شاخوں میں اشتراک کا سب سے بڑا سبب ہے۔ ہر قسم کی سائنس مادے اور توانائی کے گرد گھومتی ہے خواہ مادہ زندہ ہو کہ غیر جاندار۔
اگر یہاں تک آپ ہمارے ساتھ ساتھ چلے ہیں تو بخوشی سائنس کی جانب دوسرا قدم بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ ابھی اوپر دیے گئے تعارف میں کچھ مقامات واضح نہیں، تو مناسب ہوگا کہ آگے قدم بڑھانے سے قبل اس صفحہ پر معلومات کو ایک نظر دوبارہ دیکھ لیجیے۔
☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایٹمی دھماکے اور 98 کا وزیر اعظم

پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں مغرب عموماً، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی خصوصاً کوششیں رہی ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس بارے میں مفید معلومات حاصل کی جاسکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ 1973 سے تا حال ان کی انتھک جد وجہد کے باوجود کامیاب نہیں ہوسکے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہوسکتی ہے، کہ ایٹمی پروگرام فوج کے کنٹرول میں ہے۔ فوج کے ساتھ کئی ایشوز پر اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن فوج ملک کے اس اہم راز کے حوالے سے نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ اور داد دینے کے قابل ہے۔ ورنہ ہمارے سیاسی سرکل میں اکثریت ان لوگوں کی ہے، جو عہدہ اور پیسہ کے لئے کچھ بھی کرگزریں گے۔ نام لیے بغیر ہمارے چند "جغادری" کو سربراہی اسی لیے سونپ دی گئی۔ تاکہ وہ امریکہ کو ایٹمی پروگرام کے بارے میں آگاہی فراہم کریں گے۔
ان میں سے ایک رہنما جس کو تین مرتبہ اور دوسرے کو دو مرتبہ اقتدار و اختیار ملا۔ دونوں نے اقتدار میں آتے ہی پر زور مطالبہ کیا، کہ انہیں کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کا دورہ کرایا جائے، اور ایٹمی پروگرام بارے میں بریفنگ دی جائے۔ لیکن فوج نے دونوں کے مطالبہ مسترد کردیا۔
دوسری مرتبہ جب موصوف ہیوی مینڈیٹ کے ساتھ برسر اقتدار آئے، تو اس بات کی ضد شروع کردی۔ کہ انہیں ایٹمی پروگرام کے بارے میں بریفنگ دی جائے۔ اس پر فوج کو تعجب ہوا اور تشویش بھی۔ کیونکہ عموماً اگر فوج نے وزیر اعظم کو اعتماد میں لینا بھی ہو تو وہ از خود اس بات اہتمام کرتی ہے۔ ان کی طرف سے مطالبہ اچانک اور نہ سمجھ میں آنے والا تھا۔ جبکہ فوج کو اس بارے میں پہلے بھی تجربہ ہوا تھا۔ کہ اسی طرح کا مطالبہ ایک اور سیاستدان کی طرف سے بھی سامنے آیا تھا، کہ انہیں ایٹمی پروگرام کے بارے میں بریف کیا جائے، اور کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کے حکام نے ان کے اس مطالبے کو فوج کے سامنے رکھا گیا۔ اور فوجی حکام نے بریفنگ دینے سے صاف صاف انکار کردیا۔ چونکہ اس نکتے نجی محفلوں میں شکوہ ظاہر کردیا، کہ سول وزیر اعظم کو قومی سلامتی کے معاملات کے حوالے سے اعتماد میں لینا چاہیے۔ اور اس بات پر اتنی بضد ہوگئی کہ دیگر اعلیٰ حکام کے اثر رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے فوج کو یہ باور کروا دیا گیا، کہ انہیں اس حساس معاملہ میں بریفنگ دینی چاہیے۔ فوجی اعلیٰ حکام نے مشاورت کے ساتھ یہ طے کیا، کہ انہیں بریف کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے باقاعدہ طور پر سٹیج تیار کیا گیا۔ اور اسی ڈرامے کو مصنوعی نقشوں اور فیک ڈرائنگ کی اعداد و شمار کی مدد سے جناب کو بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ کا ایک لفظ بھی درست نہ تھا۔ یوں منصوبہ سازوں نے نہ صرف قوم کے راز بچالیے، بلکہ وزیر اعظم کو بھی مطمئن کرکے اعتماد میں لیا۔ بریفنگ کے کچھ عرصہ بعد ایک امریکی سفیر نے وزیر اعظم سے 30 منٹ ون ٹو ون ملاقات کی۔ ٹھیک ایک ہفتہ بعد ایک سفارتی تقریب میں اس امریکی سفیر اور آرمی چیف کا آمنا سامنا ہوا بات چیت کے دوران امریکی سفیر نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر بات کرتے ہوئے وہی باتیں آرمی چیف کو بتائیں، جو جناب عالی کو بریفنگ میں بتائی گئی تھیں۔ لہذا فوج دوسری مرتبہ بھی پی ایم کو ایٹمی پروگرام پر بریفنگ اسی پس منظر میں دیکھ رہی تھی۔ چونکہ بار بار اصرار کے باوجود انہیں بریفنگ نہیں دی گئی۔
آمدم برسر مقصود: 11 م 1998 میں جب بھارت نے ایٹمی دھماکے کیے، تو ہمارے پرائم منسٹر الماتا (قازقستان) میں تھے۔ فوجی حلقے اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ وہ موقع ہے جو پاکستان سے بھارت کے مقابلے میں ایٹمی دھماکوں کا تقاضا کررہا ہے۔ اور پاکستان دنیائے اسلام کی پہلی ایٹمی قوت بن سکتا ہے۔ پرائم منسٹر کے واپسی کے بعد حالات کا تقاضا تھا، کہ فوراً دفاعی کمیٹی کا اجلاس بلا لیا جاتا، جس میں تینوں مسلح افواج کے سربراہان بھی موجود ہوتے، اور صورتحال پر غور کیا جاتا، لیکن موصوف نے چپ کا روزہ رکھا۔ جو فوجی حلقوں کے لیے بڑا دھچکا تھا۔
بہرکیف وزیر اعظم سے مایوس ہوکر 13 م 1998 کو قومی سلامتی کی محدود کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں تینوں مسلح افواج کے سربراہان کے علاوہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو بھی مدعو کیا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعظم کے استفسار پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اجلاس کے شرکاء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس پوزیشن میں ہے، کہ بھارتی دھماکوں کا جواب تین چار روز میں دے سکیں۔
دریں اثنا جناب وزیر اعظم نے ڈاکٹر عبد القدیر خان کو ہاتھ کے اشارے سے خاموش کرتے ہوئے کہا، کہ "نہیں نہیں ابھی نہیں" ہمیں انتظار کرنا چاہیئے۔
مسلح افواج کے سربراہان نے نہایت حیرانگی سے وزیر اعظم کی طرف دیکھا، اور انہوں نے وزیر اعظم اور دوسرے شرکاء اجلاس کی مخالفت کردی۔ جو شرکائے اجلاس کو دھماکوں کے نتیجے میں ہونے والے خدشات اور نقصانات سے ڈرا دھمکا رہے تھے۔
فوجی سربراہان کا اصرار تھا، کہ ملکی سلامتی کے پیش نظر فوراً دھماکے کردیئے جائیں۔ کیونکہ یہ ملکی سلامتی اور بقا کا مسئلہ ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ممکن ہے، بھارت پاکستان پر حملہ کردے۔
موصوف کو بتایا گیا، کہ انٹیلی جنس ٹیم بھارت کی سرگرمیوں کی تفصیلات ہمیں پہنچا رہی ہے۔ اور خفیہ اداروں نے اطلاع دی ہے۔ کہ بھارت اسرائیل کی مدد سے کہوٹہ پر حملہ کرنے والا ہے، اسرائیلی طیارے چنائی ایئر بیس تک پہنچ گئے ہیں۔
ان تمام خطرات کو سامنے لانے کے باوجود پرائم منسٹر کوئی فیصلہ نہ کرسکے۔ اور یوں اجلاس بلا نتیجہ ختم ہوا۔ پوری پاکستانی قوم ایٹمی دھماکوں کا اعلان سامنے نہ آنے پر بہت تذبذب کا شکار تھی۔ جبکہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک پاکستان کو دھماکوں سے روکنے کی کوشش کررہے تھے۔
ان حالات میں فوج نے مجبوراً فیصلہ کرتے ہوئے کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کو دھماکوں کا سگنل دے کر تیاری کرنے کی ہدایت کردی۔
چاغی کی ڈیڑھ کلومیٹر لمبی سرنگ کی صفائی کی گئی۔ وہاں حساس آلات کا پہنچنا شروع ہوا۔ فوج کی ان تیاریوں کے بارے میں امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے خبر شائع کی، کہ پاکستان ایٹمی دھماکوں کی تیاریاں کررہا ہے۔
پاکستانی پرائم منسٹر کو لاعلمی کے عالم میں بڑا تعجب ہوا۔ بیداری سے کام لیتے ہوئے فوراً یہ بیان داغ دیا، کہ ہم بھارتی ایٹمی دھماکوں پر عالمی ردعمل کا انتظار کررہے ہیں۔
حالات کے پیش نظر امریکی انتظامیہ کا نائب وزیر خارجہ اسٹروب ٹالبوٹ اور امریکی فوج کے کمانڈر انتھونی پر مشتمل ایک وفد پاکستان روانہ کیا گیا اور انہیں اختیار دیا گیا۔ کہ پاکستان کو ہر قسم کی مراعات کا لالچ دیکر دھماکوں سے روکنے کی کوشش کریں۔ انکار کی صورت میں پاکستان کو اقتصادی پابندیوں کے شکنجے میں جکڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔ امریکیوں نے 98 ماڈل وزیر اعظم اور فوجی سپہ سالار جنرل جہانگیر کرامت سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کی۔ اور دونوں کو اقتصادی پابندیوں سے ڈرا کر دھمکا دیے۔ لیکن جنرل جہانگیر کرامت نے ان پر واضح کردیا۔ کہ ہم اپنی قومی سلامتی کے خاطر ہر قسم کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ امریکیوں نے فوجی سربراہ کو یہ لالچ بھی دیا، کہ پاکستان دھماکے چھوڑ دے ہم جنگی ساز و سامان کے باوجود ایف سولہ طیارے بھی دے جائیں گے، پریسلر ترمیم بھی ختم کردی جائے گی، اور فوجی تعاون بھی بحال کردیا جائے گا۔
ایک تو بین الاقوامی دباؤ دھماکوں سے باز رکھنے کی کوشش کررہا تھا، اور دوسری جانب اپنوں کے اخلاص پر بھی شک نماز دکھائی دے رہا تھا۔ غرض 15 مئی کو جب اسی سلسلے میں سیاسی و عسکری قیادتوں کا پھر سے اجلاس منعقد ہوا، تو پرائمنسٹر پھر بھی دھماکے نہ کرنے کے حق میں دلائل دے رہے تھے۔ تو ایک فوجی جنرل نیازی سنک وزیر اعظم کی طرف کرکے غضبناک انداز میں کہا "جناب ڈرانے دھمکانے کی کوشش نہ کریں، فوج نے جو فیصلہ کیا ہے حکومت کو ماننا پڑے گا۔
وزیر اعظم کے خیالات مکمل طور پر جاننے کے بعد ایٹمی دھماکوں کے پورے انتظامات فوج نے اپنے سر لئے۔ وزیر اعظم اور ان کے رفقاء کو وہی بات بتائی جاتی جس کی ضرورت محسوس کی جاتی۔
18 مئی 1998 کو جب آزمائشی تمام ساز و سامان اسلام آباد سے کوئٹہ پہنچایا گیا اور اس مقصد کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ایک گھنٹے کے لئے اسلام آباد اور کوئٹہ ایئرپورٹ کو بند کیا گیا۔ اس وقت تک وزیر اعظم کو پتہ تک نہ چلا۔ بڑی دیر بعد انہیں معلوم ہوا کہ فوج دھماکے کرنے کی تیاری کررہی ہے۔ 22 مئی کو امریکی محکمہ خارجہ کا ترجمان جیمز اوبن نے پریس بریفنگ میں اعلان کیا، کہ کلنٹن انتظامیہ اور کانگریس نے پاکستان کے لئے اقتصادی اور ملکی سلامتی کے پیکیج کو حتمی شکل دیدی۔ جس کے تحت امریکا پاکستان کو 28 ایف سولہ طیارے اور پچاس کروڑ ڈالر امداد دے گا۔ تاہم شرط یہ ہوگی کہ پاکستان دھماکے نہیں کرے گا، سی سی ٹی وی پر دستخط کردیگا۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے یہ اطلاع وزیر اعظم کو دی۔ وزیر اعظم خاموش رہے کیونکہ حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہوچکے تھے۔
قارئین کرام! فیصلہ آپ کرسکتے ہیں، کہ ایٹمی دھماکوں کا سہرا کن کو جاتا ہے؟ فوج یا سول حکومت۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ضمیر فروشی اور خیانت سے بچائیں! آمین ثم آمین۔

Beijing warns Washington against efforts to spoil Pak-China ties

ISLAMABAD: The Chinese Embassy on Wednesday emphatically warned the US against meddling in Pak-China ties and the China-Pakistan Economic Corri-dor (CPEC).

This was stated in an unusually strongly-worded rejoinder to allegations levelled by US diplomat Ambassador Alice Wells in her speech at a think-tank in Islamabad.

"We would be more than glad to see the US develop its relationship with Pakistan, but we strongly oppose the US interference in China-Pakistan relations and the CPEC.... we have to make our position clear and reject the negative propaganda by the US. We must not let the truth be distorted and the lies run wild," the embassy said in a statement.

Ambassador Wells, who was on a four-day visit to Pakistan, told a select gathering of academics and civil society representatives that CPEC projects lacked transparency and suffered from corruption.

She claimed that Chinese financing of CPEC projects through loans was adding to Pakistan's debt burden.

US told to let Pakistanis decide whether or not CPEC suits them instead of judging by itself

"The comments hold nothing new," the embassy said and reminded that both China and Pakistan have repeatedly rejected similar insinuations in the past.

"However, the US side still ignores the facts and is obsessed with the story it made for the CPEC," it added.

Noting that China "puts Pakistani people's interests first" in CPEC projects, the embassy underscored that China and Pakistan staunchly adhere to "principles of mutual consultation and cooperation" for shared benefits.

The embassy asked the US to let people of Pakistan decide whether or not CPEC suited them instead of judging by itself.

It said the 32 CPEC early harvest projects completed over past five years have significantly improved local transportation infrastructure and power supply, created over 75,000 jobs directly and contributed up to two per cent of Pakistan's GDP growth in Pakistan.

"It shows that CPEC is playing an important role in boosting Pakistan's socioeconomic development and improving people's livelihood," the embassy asserted.

The statement said that China and Pakistan deliberate on projects and jointly implement them. Chinese companies undertaking projects in Pakistan, it further said, comply with local laws and regulations, enjoy international reputation, strictly follow the market-oriented and internationally-accepted business model, and adopt state of art technology and strict environmental protection standards.

Rejecting allegations of sleaze, the embassy said the entire process for the award of contracts was "open and transparent and was in line with international norm" and there was an ongoing engagement with relevant accountability agencies of Pakistan. "It is agreed that CPEC is clean," it maintained.

Criticizing the US use of sanctions "blacklisting this and that country", the embassy said the US did this not for protecting global economy, but for serving its own political goals.

Countering the debt burden claim, the embassy said that not only the Americans are "bad in mathematics", but their "intentions are worse".

It explained that as per State Bank of Pakistan, the total foreign debt of Pakistan is 110 billion US dollars out of which CPEC's share is about $5.8 billion or 5.3 per cent of the total foreign debt.

CPEC repayments, it said, would commence from 2021 and would be payable over 20-25 years with an interest rate of approximately 2%.

The annual repayment, it said, would be approximately $300 million, which would not be a burden for Pakistan.

"China will not make unreasonable demands on Pakistan," it added.

About cost escalation of the ML-1 project, the embassy said that although the initial design review was successful, the project has not yet been approved as yet.

The cost of the project will be adjusted according to the actual condition and the needs of Pakistan once it is finalised. "After finalizing the design of the project, we would initiate bidding in accordance with international practice. This is a completely normal business practice," it said.

"We also want to advise the US that when you accuse China-Pakistan relations, you should first look back at what have you done to Pakistan, and think about how much contribution have you made for Pakistan," the statement said, urging the US to bring cash and funds, promote win-win cooperation on the basis of mutual respect, fairness, and justice, rather than acting as a world policeman, spreading rumours and trying to spoil China-Pakistan relations.

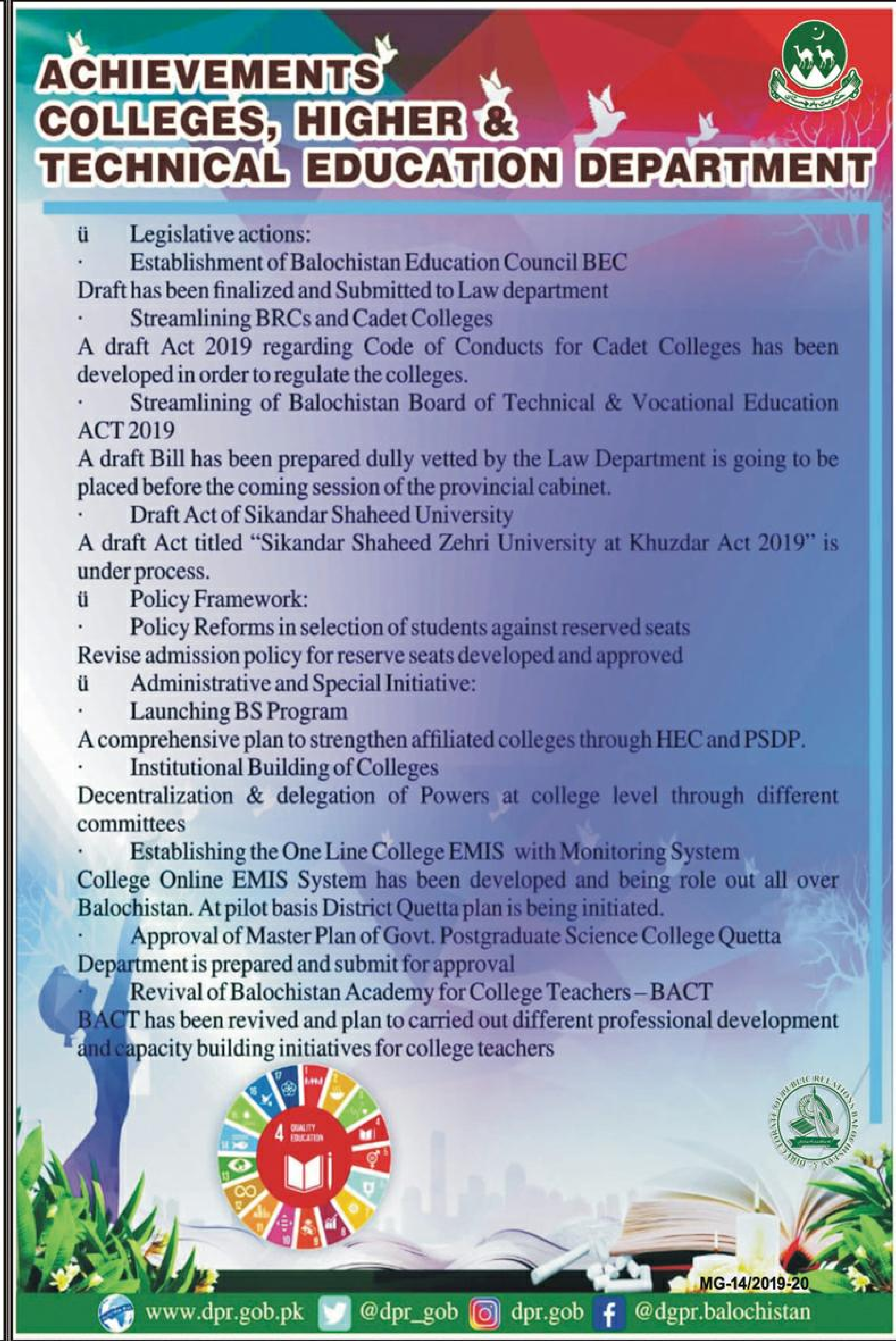

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن	2664040
قائد آباد پولیس اسٹیشن	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن	92111050
پولیس لائن	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن	9211080
بروری پولیس اسٹیشن	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن	2460190
ایمرجنسی سینٹر	15
ایمرجنسی سینٹر (A)	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B)	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن	9202730
کرائمز برانچ	9201418
صدر پولیس اسٹیشن	9201435
ٹریفک ایمرجنسی	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن	9211707
سی آئی اے	9202253
ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن	9202027
ریونیو آفس سریاب	9211341
سب ڈویژن کرانی	2442834
کچلاک سب ڈویژن	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس	9201459
بروری سب ڈویژن	2828400
زرغون آفس	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ	9202003

پی آئی اے

انکوائری	117
ایکس چینج	9201993/9202632
ریزرویشن	9201066
ایئرپورٹ انکوائری	114
[illegible]	9203873
ایئرپورٹ ایکسچینج	2880213/6
[illegible]	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر	2830861/115
عمر فاؤنڈیشن	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس	9202017
سول ہسپتال ایکس چینج	9202017
کرسچن ہسپتال	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال	9211087
ریلوے ہسپتال	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینیٹوریم	2853618
چلڈرن ہسپتال	2823705/11
ماسکو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال	2447183
ایل آر بی ٹی	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال / ایمرجنسی	137
بی ایم سی	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ	2841118/920264
سرکلر روڈ	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ	9201629

واسا شکایات

ایکسیئن	9211612
سب آفس مالی باغ	9202299
کواری روڈ	9202846
ایوب اسٹیڈیم	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن	1236
شکایات	1218
بلنگ ہیلپ لائن	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر	9202626
ریڈیو پاکستان	9202393
کوئٹہ پریس کلب	2821731
بلوچستان بورڈ	9202791

دلچسپ و عجیب

پرندے کی اپنے بچوں سے حیرت انگیز محبت کی لازوال تصاویر

افریقی جیکانا پرندے کا نر اپنے بچوں کو پروں میں چھپا کر طویل سفر طے کرسکتا ہے

افریقہ (مسائل نیوز) پرندوں کی دنیا بھی بہت انوکھی اور حیرت انگیز ہے۔ اسی طرح افریقی جیکانا پرندہ خطرے کے صورت میں اپنے بچوں کو پروں میں چھپا کر تیزی سے بھاگ سکتا ہے۔ جیکانہ فیملی میں آٹھ سے زائد مختلف انواع پائی جاتی ہیں جن میں ایک افریقی جیکانا بھی مشہور ہے۔ یہ پرندہ افریقی علاقے صحارا کی جھیلوں میں عام پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ منطقہ حارہ کے علاقوں میں بھی

اس کی بڑی تعداد دیکھی گئی ہے۔ اپنی لمبی ٹانگوں اور سات سینٹی میٹر تک پھیلے ہوئے پنجوں کی وجہ سے یہ خشکی پر چل سکتے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ قدرت کی عطا کردہ خاص ٹانگیں انہیں سبزے اور کائی بھری جھیلوں اور تالابوں میں بھی چلنے میں مدد دیتی ہیں۔ ان پرندوں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت پانی کے آس پاس رہتے ہوئے ہی گزارتے ہیں اور کبھی کبھار ہی اڑان بھرتے ہیں۔ دوسری جانب افریقی جیکانا پانی کے اندر غوطہ لگانے اور تیرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی بنا پر وہ خطرے کی صورت میں پانی کے اندر چلے جاتے ہیں اور اس صلاحیت کو اپنی جان بچانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس پرندے کی مادہ ایک سے زائد نروں سے جوڑا بناتی ہے۔ انڈے دینے کے بعد وہ بچوں کی نگہداشت نہیں کرتی اور نر سے بڑی جسامت کی بنا پر اپنے گھر کی چوکیداری کرتی ہے جبکہ نر جیکانا بچوں کو پالتے اور ان کا خیال رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ مادہ جسامت میں نر سے بڑی اور تگڑی ہوتی ہے۔ نر جیکانا بچوں کی حفاظت اور پرورش کا ماہر ہوتا ہے۔ خطرے کے وقت یہ پرندہ اپنے بچوں کو پروں میں چھپا کر اٹھالیتا ہے اور پروں سے نکلی ہوئی ٹانگیں گویا یوں دکھائی دیتی ہیں کہ پرندے کی اضافی ٹانگیں ہیں جو پیدائشی نقص کی وجہ سے نمودار ہوئی ہیں۔ اس طرح پرندہ اپنے بچوں کو محفوظ مقام تک لے جاتا ہے اور کسی بھی خطرے کی صورت میں انہیں اٹھا کر چھپالیتا ہے۔ اگرچہ اس جانور کی بہت کم تصاویر بنائی گئی ہیں۔ لیکن ایک خاتون فوٹوگرافر اندریکا نے جیکانا کی یہ شاندار تصاویر لی ہیں۔

چین کا ہزار بستروں پر مشتمل ہسپتال صرف ایک ہفتے میں تعمیر کرنے کا اعلان

بیجنگ (مسائل نیوز) چین کے شہر ووہان میں کرونا وائرس کی نئی قسم نے جس تیزی سے عالمی وبا کی شکل اختیار کی ہے، اس سے نبرد آزما ہونے کیلئے چین نے بھی اتنی ہی تیز رفتاری سے 1000 بستروں پر مشتمل ایک اسپتال بنانا شروع کردیا ہے جہاں بطور خاص کرونا وائرس سے متاثرہ مریضوں کا علاج کیا جائے گا۔ ووہان میں تعمیر کیا جانے والا یہ اسپتال اتوار تک مکمل کرلیا جائے گا جبکہ یہ پیر کے روز سے کام شروع کردے گا۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ چینی حکام اس جگہ پر ہر قسم کی مشینری فوری طور پر نہ صرف پہنچا چکے ہیں بلکہ اسپتال کی تعمیر بھی تیزی سے جاری ہے۔ وہاں کام کرنے والوں کو ہدف دیا گیا ہے کہ اس اسپتال کو پیر یعنی 27 جنوری سے کام شروع کردینا چاہیے۔ کام کی رفتار اور کارکنان کا انہماک دیکھ کر اندازہ ہے کہ اتوار کی صبح تک اسپتال کی عمارت مکمل ہوجائے گی جبکہ اگلے 20 گھنٹوں میں وہاں ہر قسم کا ضروری طبی ساز و سامان بھی منتقل کردیا جائے گا جس میں متاثرین کیلیے قرنطینہ (مکمل علیحدگی) کے انتظامات بھی شامل ہوں گے۔ واضح رہے کہ چین گزشتہ دس دنوں سے ایک نئی وبا کا شکار ہے جس کی علامات نمونیا سے ملتی جلتی ہیں۔ لیکن اس بیماری کی وجہ ایک نیا وائرس ہے جس کا تعلق ''کرونا'' (Corona) قسم کے وائرسوں کے خاندان سے ہے۔ کیونکہ اس وبا کا آغاز چینی شہر ووہان سے ہوا تھا، اس لیے یہ وائرس بھی فی الحال ''ووہان وائرس'' ہی کے نام سے مشہور ہورہا ہے۔ چین میں اب تک ووہان وائرس سے 25 اموات ہوچکی ہیں جبکہ 800 سے زائد افراد اب تک اس سے متاثر ہوچکے ہیں۔ سر دست اس وبا کی سب سے زیادہ شدت ووہان شہر میں ہے جسے کچھ روز پہلے ہی قرنطینہ کیا جاچکا ہے۔ یعنی اس شہر کے تمام داخلی اور خارجی راستے بند کردیے گئے ہیں، یہاں رہنے والا کوئی فرد بھی اس شہر سے باہر نہیں جاسکتا، جبکہ بیرون شہر سے آنے والی امدادی ٹیموں کو بھی خصوصی حفاظتی اقدامات اختیار کرنے اور خصوصی لباس پہننے کے بعد ہی اس علاقے میں داخل ہونے کی اجازت دی جارہی ہے۔

بھارت، انسانی چہرے والے عجیب الخلقت بکرے کی پیدائش، ویڈیو وائرل

بھارت میں اس عجیب الخلقت بکرے کو بھگوان کا اوتار سمجھ کر پوجا پاٹ شروع کردی گئی

راجستھان (مسائل نیوز) بھارت میں ایک عجیب الخلقت بکرے کی پیدائش ہوئی ہے جس کی آنکھیں اور چہرہ بالکل انسانوں کی طرح ہے۔ بھارتی میڈیا کے

مطابق ریاست راجستھان کے گاؤں نیموڈا میں ایک عجیب الخلقت بکرے کی پیدائش ہوئی ہے، بکرے کا چہرہ قدرے گول ہے اور آنکھیں بھی دائیں اور بائیں جانب ہونے کے بجائے انسانوں کی طرح ماتھے کے نیچے ہیں۔ عموی طور پر بکرے کا چہرہ لمبا اور آنکھیں دائیں اور بائیں ہوتی ہیں۔ بھارت میں اس عجیب الخلقت بکرے کو بھگوان کا اوتار سمجھ کر پوجا پاٹ شروع کردی گئی ہے اور بکرے سے لوگ اپنی مشکلات کا حل مانگنے اور مرادیں پانے کے لیے دور دراز علاقوں سے یہاں کا رخ کررہے ہیں جس کے باعث اس گاؤں میں معاشی سرگرمیاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ پہلی مرتبہ نہیں جب بھارت میں کسی عجیب الخلقت جانور یا بچے کی پیدائش کو بھگوان کا اوتار سمجھ کر پوجا پاٹ شروع کردی گئی ہو۔ گزشتہ برس بھی مغربی بنگال میں ایک عجیب الخلقت بچھڑے کی پیدائش ہوئی تھی جسے پوجا بھی جانے لگا تھا۔

دنیا کا سب سے مہنگا اور جدید ترین طیارہ: قیمت دو ارب ڈالر

امریکا کا بی ٹو اسپرٹ طیارہ دنیا میں سب سے مہنگا بمبار طیارہ بھی ہے

واشنگٹن: بی ٹو اسپرٹ بمبار طیارہ اگرچہ 30 برس قبل بنایا گیا تھا لیکن اب بھی یہ دنیا کا مہنگا اور جدید ترین طیارہ ہے اور اس کی قیمت تین کھرب روپے یعنی دو ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ 1989 میں اسے سوویت امریکہ سرد جنگ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ ریڈار پر دکھائی نہ دینے والا یہ طیارہ سوویت فضاؤں کے اندر گھسنے کی صلاحیت رکھتے ہوئے روایتی اور غیر روایتی (ایٹمی) ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ پھر دیوار برلن گر گئی اور یوں سرد جنگ کی آگ بھی بجھ گئی۔ تاہم 1993 میں اسے امریکی فوج میں شامل کیا گیا لیکن 1999 میں بوسنیا اور کوسووو کی جنگ میں اس کا پہلا استعمال ہوا۔ اب تک جنگ میں ایک بھی بی ٹو طیارہ تباہ نہیں ہوا۔ یہ ہوا میں ایندھن لے سکتا ہے اور دنیا کے کسی بھی مقام پر حملہ آور ہوسکتا ہے۔

مسائل آپ کے اجاگر ہم کریں گے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
ڈپٹی ایڈیٹر غضنفر محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com

ستر سالوں کی پسماندگی دو دن میں ختم نہیں ہو سکتی

بی اے پی رہنماء و نوجوان سیاستدان علی افتخار کا خصوصی انٹرویو

انٹرویو: اسرار کھیتران

بلوچستان عوامی پارٹی کے سینئر رہنما علی افتخار نے باپ پارٹی کی بنیاد رکھنے کے فوراً بعد اس میں شمولیت اختیار کرلی سماجی اور سیاسی شعبوں میں یہ نوجوان کافی عرصے سے سرگرم تھا ان کے گھر پر ہر وقت مسائل سے درپیش افراد کا تانتا بندھا رہتا تھا جس کی وجہ سے 2018ء کے عام انتخابات میں بلوچستان اسمبلی کیلئے انہوں نے آزاد حیثیت میں اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرائے جس کے کچھ عرصہ بعد ہی بلوچستان عوامی پارٹی کے بانی سعید احمد ہاشمی، سینئر رہنماء طاہر محمود خان اور پارٹی کی دیگر قیادت کی درخواست پر وہ پارٹی کے امیدوار طاہر محمود خان کے حق دستبردار ہوگئے اور اپنے کاغذات نامزدگی واپس لیکر کوئٹہ میں بلوچستان عوامی پارٹی کے امیدواروں کی الیکشن مہم میں بھرپور کردار ادا کیا گو کہ 2018ء میں کوئٹہ سے پارٹی کے امیدواروں کی کیا پوزیشن رہی مگر بلوچستان عوامی پارٹی کے امیدواروں نے مجموعی طور پر کوئٹہ میں ریکارڈ ووٹ حاصل کئے ایک دو ماہ قبل معرض وجود میں آنے والی اس جماعت نے کوئٹہ شہر کے وسطی اور چھاؤنی کے علاقوں میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے اور پارٹی کو عوام میں مقبول بنانے میں پارٹی کے بانی اور مرکزی عہدیداروں کے علاوہ نوجوان علی افتخار کی کاوشوں کو کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہفت روزہ مسائل کوئٹہ نے بلوچستان عوامی پارٹی کے اس نوجوان رہنما علی افتخار سے قارئین کیلئے خصوصی نشست کی جو آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

علی افتخار اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کی ڈگری کے حامل ہیں بلوچستان کی موجودہ امن وامان کی صورتحال کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو عشروں کے دوران صوبے میں امن وامان کی صورتحال انتہائی خراب تھی جس میں بہتری لانے کیلئے پاک فوج نے مثالی کردار ادا کیا ہے اور صوبے میں امن وامان کی صورتحال پہلے سے بہتر ہوگئی ہے قومی شاہراہوں پر سفر محفوظ ہو چکا ہے، بم دھماکے اور ٹارگٹ کلنگ پر نوے فیصد تک کمی آئی ہے اس سلسلے میں حکومتی جماعت کے ساتھ ساتھ دیگر تمام جماعتیں بھی صوبے میں امن وامان کی بحالی کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں کیونکہ جب تک امن وامان کی صورتحال بہتر نہیں ہوگی ترقیاتی کام نہیں ہونگے اور نہ ہی سرمایہ کار یہاں آکر سرمایہ کاری کرسکیں گے موجودہ حکومت نے وزیراعلیٰ جام کمال کی قیادت میں گڈ گورننس کو فروغ دیا ہے جس کے نتیجے میں سرمایہ کار بلوچستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

بلوچستان کے قدرتی اور ساحلی وسائل کے بارے میں علی افتخار نے کہا کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ملک کا نصف کے قریب صوبہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے صوبے کو ہر قسم کی معدنیات سے نوازا ہے سونا، کاپر، زنک، کوئلہ مختلف اقسام کے ماربل، سنگ مرمر، کرومائیٹ وغیرہ کے خزانے ہیں گیس قیام پاکستان سے لیکر اب تک بلوچستان سے پورے ملک کو دی جاتی ہے اس کے علاوہ تیل اور گیس کے مزید ذخائر دریافت ہوئے ہیں جبکہ مکران ڈویژن میں ایک سو سے زائد اقسام کی کھجوریں، ناریل اور دیگر فروٹ پیدا ہوتے ہیں صوبے کے پشتون علاقوں اور لسبیلہ میں آم، چیکو، کیلے اور ناریل کی بڑی پیداوار ہوتی ہے جبکہ پشتون بیلٹ بشمول مستونگ اعلیٰ کوالٹی کے سیب، انگور، خرمانی، آلو بخارہ، انار، چیری سمیت دیگر فروٹ ملک بھر کی ڈیمانڈ پوری کرتے ہیں اسکے علاوہ تقریباً سات سو کلومیٹر طویل ہماری ساحلی پٹی میں ماہی گیری کے شعبے میں بہت بڑی کامیابی سے ترقی کی جارہی ہے ہمارے ساحلی علاقے میں دنیا کے سب سے اچھے اور زیادہ جھینگے کی برآمد سے بڑی تعداد میں زرمبادلہ کمایا جارہا ہے اب تک یہ زرمبادلہ مختلف نجی کمپنیوں کے ذریعے آرہا ہے جب حکومت اس شعبے کو خود چلائے گی تو اس کے نتائج کچھ اور ہونگے اور صوبے میں ترقی کے ساتھ ساتھ بیروزگاری کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔

سی پیک کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سی پیک منصوبہ دراصل خطے میں گیم چینجر کی حیثیت رکھتا ہے چین کے اشتراک سے شروع کئے جانے والے اس منصوبے کے ثمرات جلد ہی سامنے آجائیں گے بلوچستان سی پیک منصوبے کی تکمیل کے بعد ملک کا سب سے بڑا ترقی یافتہ صوبہ بن جائیگا اس وقت بھی اس منصوبے کے تحت بلوچستان کی قومی شاہراہوں پر ہنگامی بنیادوں پر کام ہو رہا ہے اور محفوظ سفر کیلئے بین الاقوامی معیار کی سڑکیں بنائی جارہی ہیں گوادر کو ملک کے دیگر حصوں سے ملانے کیلئے کام ہو رہا ہے گوادر پورٹ کو فنکشنل کرنے کیلئے اس ہفتے ایک بحری جہاز بھی گوادر پورٹ پر آرہا ہے گوادر میں ملک کا تیسرا بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی بنایا جارہا ہے سی پیک میں سعودی عرب، ایران، افغانستان اور روس کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی ہے اس منصوبے سے چین سے گوادر اور گوادر سے وسطی ایشیاء کی ریاستوں تک تجارت میں آسانی ہوگی اور روزگار کے لاکھوں مواقع پیدا ہونگے۔

بلوچستان حکومت کی کارکردگی اور مستقبل کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی مخلوط حکومت مضبوط اور مستحکم ہے وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی ایمانداری اور خلوص سے کسی کو انکار نہیں وہ خود ہر منصوبے اور ادارے کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں ان کی خصوصی توجہ کی وجہ سے محکموں میں کرپشن کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور وہ کسی بھی منفعت بخش عہدے پر کرپٹ یا اچھی شہرت نہ رکھنے والے افسران کو تعینات نہیں کرتے۔

بلوچستان عوامی پارٹی کے مستقبل کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے علی افتخار نے کہا کہ اس جماعت کا مستقبل روشن ہے ماضی میں بلوچستان کو اس لئے نظر انداز کیا گیا کہ ہمارے لوگ قومی سطح کی جماعتوں میں تھے اور ہر کام کیلئے مرکز کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا تھا اسی ضرورت کو دیکھتے ہوئے جناب سعید احمد ہاشمی، اسپیکر عبدالقدوس بزنجو، سابق وزراء میر جان محمد جمالی سردار صالح بھوتانی اور دیگر نے مل کر بلوچستان عوامی پارٹی کی بنیاد رکھی جو صرف دو ماہ کے عرصے میں ہی الیکشن میں صوبے کی سب سے بڑی جماعت بن کر سامنے آئی اب اسکی کارکردگی سے 2023ء میں بلوچستان عوامی پارٹی صوبے کی واحد جماعت ہوگی جو تن تنہا حکومت بنانے کے ساتھ ساتھ وفاق سے ہر شعبے میں اپنا کوٹہ اور حصہ بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی آخر میں انہوں نے مثبت، تعمیری اور آزاد صحافت پر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ کے کردار کو سراہا۔

جام کمال خان کی قیادت میں مخلوط صوبائی حکومت مضبوط اور مستحکم ہے

Achievements

Population Welfare Department

Small Family Happy Family

- Allocation of funds for new and old projects in Public Sector Development Programme (PSDP)
- Restoration of Divisional Directorates of Population Welfare Department.
- Renovation of Regional Training Institutes in collaboration with donor agencies.
- Training and capacity building of staff to provide efficient services to the masses at doorstep.
- Implementation of pilot project in five districts for online reporting from reproductive health facilities.
- Reconstitution of District Reproductive Health Group with lead role to Population Welfare Department.
- Enhanced coordination with Health Department and PPHI.
- Public-Private partnership in reproductive health service delivery.

Donor agencies engagement with PWD Balochistan:

- **USAID:** Supporting **PWD** Balochistan in implementation of Unstructured Supplementary Service Data (USSD) in districts Mastung, Lasbela, Ziarat, Zhob and Quetta
- **Rahnuma:** Establishment of Youth Centre at Regional Training Institute.
- Promotion of Public Private Partnership in modern contraception methods.
- **UNFPA:** Hub and Spoke Model in Chagai, Pishin, Killa Saifullah and Killa Abdulla to focus reproductive health service on refugee population.

MG-13/2019-20

www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan